

نہیں سکتا، لہذا اسے بالکل بیکار سمجھنا چاہیے۔

۳۔ شرح : ہم جس طرف بھی منہ کیے بیٹھے ہوں، اسی طرف ہمارے لیے سجدہ واجب ہے۔ بیشک ہم قبلہ نہیں کہ ہماری طرف سجدہ کیا جائے، لیکن قبلہ نما ضرور ہیں، یعنی قبلے کا پتا ہمیں سے مل سکتا ہے، اس لیے جس طرف ہمارا رخ ہو، اسی طرف سجدہ کرنا چاہیے۔

۴۔ شرح : اے فنا کے سیل ! اُن لوگوں کے ردِ پروہ آنا، جو محبوب کے غم و الم میں جان کی بازی لگا چکے ہیں۔ یاد رہے کہ وہ بقا کے دامن پر نقش کی طرح قائم ہو گئے ہیں، یعنی انھیں کوئی مٹا نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ اپنی جگہ استوار رہیں گے اور سیل اُن کا کچھ لگاڑ نہیں سکتا۔

۵۔ شرح : ہم پہونے کی راکھ ہیں، جس نے دفا میں جان دے دی۔ یہی وجہ ہے کہ اُس راکھ کو بادِ صبا کی پیشانی پر جگہ ملی۔  
پیشانی پر جگہ ملنا انتہائی عظمت کا نشان ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ہوا پہلے تو سب سے پہلے راکھ ہی کو اڑا لے گی۔

۶۔ شرح : ہم لوگ ہر حال میں صیاد کی مرضی کے پابند ہیں۔ ہم ایسے پرندے ہیں، جن کے پر ہلا دیئے گئے اور پاؤں میں دھواگا باندھ دیا گیا۔ گویا نہ اڑ سکتے ہیں، نہ ادھر ادھر چا سکتے ہیں۔  
میرزا کے نزدیک بے زندگی کا نقشہ ہے۔

۷۔ شرح : اے مجاز اور حقیقت کے ادہام کی آرائش کرنے والو! تم حق اور باطل کا فریب کھا سکتے ہو، عاشق اس فریب سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ وہ حق اور باطل، نیک اور بد کے جھگڑے میں نہیں پڑتے اُن کے نزدیک مجاز اور حقیقت میں امتیاز کی کوئی وجہ نہیں۔

۸۔ شرح : ہمیں عشق نے بے خود کر رکھا ہے، اپنے آپ کی خبر نہیں۔ اسی بے خودی میں سجدے بھی کر لیتے ہیں۔ البتہ ہم سے یہ نہ پوچھنا چاہئے کہ کہاں